Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ: —— الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷

روزنامہ

الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱ر

یوم سہ شنبہ
۱۴ ذیقعدہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۱/۶ ۔ ۵ ظہور ۱۳۳۱ ہش ۔ ۵ اگست ۱۹۵۲ء نمبر ۱۸۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ اگست: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں:۔

—— ۳۱ جولائی۔ "گھٹنوں میں درد ہے"

—— یکم اگست:۔ "طبیعت کچھ خراب ہے"

احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

—— لاہور ۴ اگست:۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کو کل سے جگر میں تکلیف بڑھ گئی ہے۔ بخار ۱۰۱ تک ہے۔ اور کمزوری بہت ہے۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

سندھ میں خاص خاص زمینداروں کے خلاف کارروائی کی جائیگی

گیہوں کے ذخیروں کے متعلق اطلاع نہ دینے کا الزام

حیدرآباد سندھ ۴ اگست: حکومت سندھ عنقریب ان بڑے بڑے زمینداروں کے خلاف کارروائی کر رہی ہے جنہوں نے یہ نہیں بتایا ہے۔ کہ ان کے پاس کتنا گیہوں ہے یہ لوگ ان زمینداروں کے ذیل میں آتے ہیں۔ جو دو سو ایکڑ سے زیادہ رقبہ پر کاشت کرتے ہیں۔ اناج کے ذخیروں کے متعلق اطلاع دینے کی آخری تاریخ ۲۶ جولائی تھی۔ آج کل سندھ سیکرٹریٹ میں ایسے زمینداروں کی فہرست تیار کی جا رہی ہے۔ یہ فہرست گورنر کے سامنے پیش کی جائے گی۔ اور وہ اس پر ان کے خلاف کارروائی کرنے کے سلسلے میں ضروری احکامات دیں گے۔

ادھر غلہ فراہم کرنے کی مہم تیزی سے جاری ہے۔ تاکہ ۵۰ ہزار ٹن کی مقررہ مقدار پوری ہو سکے۔ اب تک صوبے میں ۲۶ ہزار ٹن گیہوں خریدا جا چکا ہے۔ جس میں سے ۲۰ ہزار ٹن مرکزی حکومت کے حوالے کرنے کے علاوہ ۵ ہزار ٹن گیہوں بیج کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے

ایران کی شہزادی اشرف پہلوی پیرس روانہ ہو گئیں

تہران ۴ اگست۔ شہنشاہ ایران کی بہن شہزادی اشرف پہلوی پیرس جاتے ہوئے آج جنیوا پہنچیں۔ ان کے ساتھ ان کے تین بچے بھی ہیں۔ ایران سے روانہ ہونے سے قبل ایران کے کسٹم افسروں نے ان کے سامان کے سترہ صندوقوں کی پڑتال کی۔ یہ پڑتال ان کے شوہر کی درخواست پر کی گئی تھی۔ یہ پہلا موقع ہے۔ کہ کسٹم کے افسروں نے شاہی خاندان کے کسی فرد کے سامان کی تلاشی لی ہے۔

سندھ پر سے بڑے بڑے ٹڈی دل گذر رہے ہیں

سب سے بڑا دل دس میل لمبا اور تین میل چوڑا ہو گا

حیدرآباد سندھ ۴ اگست۔ سندھ پر سے آج کل بڑے بڑے ٹڈی دل گذر رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے ابھی تک کوئی بڑا نقصان نہیں ہوا ہے۔ یہ ٹڈی دل ایران۔ افغانستان اور سعودی عرب کی طرف سے آ رہے ہیں۔ اور ہندوستان کی طرف تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ ان میں سے سب سے بڑا ٹڈی دل دس میل لمبا اور تین میل چوڑا ہو گا۔ اس کے متعلق خیال ہے۔ کہ یہ ضلع تھرپارکر میں انڈے دینے کے لئے رک جائے گا۔ متعلقہ محکمہ پوری مستعدی سے انسدادی تدابیر اختیار کر رہا ہے۔

انور علی صاحب نے انسپکٹر جنرل پولیس کے عہدے کا بھی چارج لے لیا

لاہور ۴ اگست:۔ پنجاب میں انور علی صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس نے خان قربان علیخاں صاحب سے انسپکٹر جنرل پولیس کے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔ قربان علی خاں صاحب رخصت پر گئے ہیں انور علی صاحب انسپکٹر جنرل پولیس کا عہدہ اپنے موجودہ عہدے کے علاوہ سنبھالیں گے۔

مصری حکومت وفد پارٹی اور اخوان المسلمین کے درمیان معاشرتی اور زرعی اصلاحات کے پروگرام پر سمجھوتہ ہو گیا

مصر میں ۷۳ غیر ملکی مطبوعات کے داخلہ پر سے پابندی ہٹا لی گئی۔ بیرونی سرمایہ کے خیر مقدم کا اعلان!

قاہرہ ۴ اگست۔ مصر میں حکومت اور ملک کی دو سب سے بڑی سیاسی پارٹیوں یعنی وفد پارٹی اور اخوان المسلمین کے درمیان اقتصادی معاشرتی اور زرعی اصلاحات کے پروگرام پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ زرعی اصلاحات کے سلسلہ میں سب سے پہلے اس امر پر غور کیا جائے گا۔ کہ فی کس کاشت کے لئے کم سے کم کتنی زمین دی جائے۔ دیگر مسائل کے تصفیہ کے لئے اعلیٰ حکام کی ایک کمیٹی بھی بنائی جائے گی۔ وزیر اعظم علی ماہر پاشا نے کہا ہے۔ کہ حکومت اقتصادی وسائل کو ترقی دینے کے لئے بیرونی سرمایہ کی ہمت افزائی کرنا چاہتی ہے نیز ملک میں تیل کی تلاش کے لئے بعض غیر ملکی کمپنیوں سے بات چیت شروع کی جا رہی ہے کمپنیوں کے نمائندوں سے وزیر خزانہ کل ملاقات کریں گے ماہر پاشا نے ایسی تمام خبروں کو غلط بتایا۔ کہ انہوں نے تمام سیاسی جماعتوں کو کابینہ میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ انہوں نے کہا۔ ایسی کوئی پیش کش نہیں کی گئی ہے۔ ملک کی سیاسی جماعتوں نے اہم قومی مسائل کے متعلق از خود اپنے خیالات پیش کئے ہیں۔ ان پر پوری سنجیدگی سے غور کیا جا رہا ہے۔ ادھر برطانوی سفیر مصر، لف سٹیونسن سے علی ماہر پاشا کی بات چیت جاری ہے۔ سٹیونسن نے آج ایک بیان میں بتایا۔ کہ وہ برطانوی مصری تعلقات کے بارے میں علی ماہر پاشا سے ابھی مزید بات چیت کریں گے۔

ایک خاص حکم کے ذریعہ ۷۳ غیر ملکی مطبوعات کے داخلہ پر سے پابندی ہٹا لی گئی ہے۔ ان میں سے بیشتر کا داخلہ اس لئے بند کر دیا گیا تھا۔ کہ ان میں سابق بادشاہ فاروق کے خلاف مضامین شائع ہوئے تھے۔

ڈاکٹر مصدق کو چھ ماہ کیلئے حکمرانی کے لامحدود اختیارات دیدیئے گئے

شاہی خاندان کے سیکرٹریوں اور بعض دیگر افسران کے عہدوں کی منسوخی

تہران ۴ اگست۔ ایرانی سینیٹ نے آج ایک بل منظور کر لیا۔ اس کی رو سے ڈاکٹر مصدق کو چھ ماہ کے لئے حکمرانی کے غیر محدود اختیارات دے دئے گئے ہیں۔ اس بل کی ابھی دوسری خوانگی ہوئی ہے۔ تیسری خوانگی کے بعد بل کی آخری منظوری دی جائے گی۔ سینیٹ کی منظوری سے قوام السلطنۃ کی جائیداد ضبط کرنے کے بل کو ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ ڈاکٹر مصدق نے اخراجات کم کرنے کے لئے شاہی خاندان کے بہت سے سیکرٹریوں اور دیگر افسروں کے عہدے اڑا دیئے ہیں۔ ان میں سے بعض کے دفتر بند بھی ہو گئے ہیں۔ انہوں نے فوج میں اصلاح کا کام بھی شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ تین نئے جنرل مقرر کرنے کے علاوہ ایک فوجی گورنر بھی مقرر کیا گیا ہے۔

—— نئی دہلی ۴ اگست۔ آج بنارس کے قریب دریائے گنگا میں ایک کشتی ڈوب گئی۔ جس میں بیس آدمی سوار تھے۔

حکومت کو اس سے کوئی سروکار نہیں کہ تم کس مذہب کس فرقے یا کس عقیدے سے تعلق رکھتے ہو

پاکستانی شہریوں کی مساوی حیثیت کے متعلق قائداعظم کا تاکیدی فرمان!

"اب تم آزاد ہو۔ تم سب کو پوری آزادی ہے۔ کہ اپنے مندروں۔ مسجدوں اور دوسری عبادتگاہوں میں جاؤ۔ تمہارا تعلق کسی مذہب۔ کسی فرقے۔ کسی عقیدے سے کیوں نہ ہو۔ حکومت کو اس سے سروکار نہیں ہم اپنے کام کی بنیاد انہی اصول پر رکھ رہے ہیں۔ کہ ہم سب ایک مملکت کے شہری اور مساوی حیثیت کے شہری ہیں سو تم اس خیال کو اپنا نصب العین بناؤ۔ اور تم دیکھو گے۔ کہ تھوڑے ہی دنوں میں نہ ہندو ہندو رہے گا۔ نہ مسلمان مسلمان —— مذہبی نقطۂ نظر سے نہیں۔ اس لئے کہ ہر شخص کا مذہب اس کا ذاتی معاملہ ہے۔ بلکہ سیاسی نقطۂ نظر سے جس کے مطابق ہر فرد اس مملکت کا آزاد شہری ہے"

(کراچی ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

(منقول از "الحمراء" لاہور بابت ماہ اگست ۱۹۵۲ء)

ہندوستان سماجی انقلاب میں سے گذر رہا ہے

نئی دہلی ۴ اگست۔ آج دو سو آدمیوں نے امتناعی نظربندی کے بل کے خلاف پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے مظاہرہ کیا۔ آج کل پارلیمنٹ میں اس بل پر بحث ہو رہی ہے۔ وزیر داخلہ ڈاکٹر کاٹجو نے بل کی حمایت میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ملک ان دنوں سماجی انقلاب سے گذر رہا ہے۔ ہر جگہ سے بد امنی کے واقعات ...... کے متعلق تار موصول ہو رہے ہیں۔ بالخصوص مشرقی پنجاب پٹیالہ اور ریاستی یونین میں شورش پھیلانے والے گاؤں گاؤں پھر کر لوگوں کو چھاپہ ماروں کی تربیت حاصل کرنے پر اکسا رہے ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

اِن لوگوں کو اب تُو ہی سنوارے تو سنوارے

دنیا میں یہ کیا فتنہ اٹھا ہے مرے پیارے
ہر آنکھ کے اندر سے نکلتے ہیں شرارے
یہ مُنہ ہیں کہ آہنگروں کی دھونکنیاں ہیں
دِل سینوں میں ہیں یا کہ سپیروں کے پٹارے
راتیں تو ہوا کرتی ہیں راتیں ہی ہمیشہ
پر ہم کو نظر آتے ہیں اب دن کو بھی تارے
ہے اَمن کا داروغہ بنایا جنہیں تُو نے
خود کر رہے ہیں فِتنوں کو آنکھوں سے اِشارے
اِسلام کے شیدائی ہیں خوں ریزی پہ مائل
ہاتھوں میں جو خنجر ہیں تو پہلو میں کٹارے
سچ بیٹھا ہے اِک کونہ میں سَر اپنا جھُکا کر
اور جھُوٹ کے اُڑتے ہیں فضاؤں میں غُبارے
ظُلم وسِتم وجَور بڑھے جاتے ہیں حد سے
اِن لوگوں کو اب تُو ہی سنوارے تو سنوارے
طُوفان کے بعد اُٹھتے چلے آتے ہیں طُوفاں
لگتے ہیں نہیں آتی مری کشتی کنارے
گر زندگی دینی ہے تو دے ہاتھ سے اپنے
کیا جینا ہے یہ۔ جیتے ہیں غیروں کے سہارے

وکلاء۔ ڈاکٹر۔ کنٹریکٹر صاحبان! کیا آپ نے مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ماہ مئی کی آمد کا پانچواں حصہ مساجد بیرون فنڈ میں ادا فرما دیا ہے؟

[redacted]

خدام کا بارھواں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہمارا بارھواں سالانہ اجتماع ۳۰-۳۱۔ اکتوبر اور یکم نومبر کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع نوجوانوں کی علمی تربیت کا مظہر ہوتا ہے۔ خدام کو اس میں اپنی علمی اور عملی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور اس اجتماع میں شمولیت کے لئے خدام کو ابھی سے تیاری شروع کرنا چاہیئے۔

اجتماع پر اخراجات کے لئے مرکز کو چار پانچ ہزار روپے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اس وقت تک مرکز میں صرف سوا سو روپیہ موصول ہوا ہے۔ زعما اور قائدین حسب شرح چندہ اجتماع کی وصولی کر کے جلد دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ تاکہ دفتر کما حقہ وقت پر اشیاء خرید سکے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

زکوٰۃ الگ ہے اور چندہ الگ

یاد رہے کہ مومن کے ذمہ مالی عبادت صرف زکوٰۃ دینا ہی نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اور بھی کئی حقوق رکھے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید کی کئی آیات اور احادیث شریفہ سے ثابت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو چندہ ہر ایک احمدی کے ذمہ لازمی اور حتمی قرار دیا ہے۔ اور اسے متواتر تین ماہ تک ادا نہ کرنے والے شخص کو اپنی جماعت سے خارج بتایا ہے۔ وہ زکوٰۃ سے بالکل الگ ہے۔ اسی طرح حضور علیہ السلام کے رسالہ الوصیت کے مطابق جو مال صیغہ بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرایا جاتا ہے۔ وہ بھی زکوٰۃ سے بالکل علیحدہ ہے۔ زکوٰۃ ایک فریضہ ہے۔ جو باوجود ان مختلف چندوں کے ادا کرنے کے پھر بھی واجب الادا رہتا ہے۔ اور اسے زکوٰۃ کی نیت اور زکوٰۃ کے نام سے نہ دیا جائے ادا نہیں ہوتا۔ اس لئے صاحب نصاب احباب زکوٰۃ الگ ادا فرمائیں:

نظارت بیت المال ربوہ

تبلیغ کا مؤثر ذریعہ

دنیا میں متلاشیان حق کی کمی نہیں۔ مجھے مہتمم تبلیغ ہونے کی وجہ سے ایسے خطوط موصول ہوتے ہیں۔ جن میں اخبار الفضل اور احمدیہ لٹریچر کا مطالبہ ہوتا ہے۔ مخیر احباب ثواب کے اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور مستحق غیر احمدی دوستوں کے نام اخبار جاری کروانے کے لئے خاکسار سے خط و کتابت فرمائیں:

شبیر احمد مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ
مرکزیہ ربوہ

(بقیہ صفحہ ۳)

کے جو ہم بہت سن چکے ہوئے ہیں ان مسائل کے متعلق گفتگو کریں۔ جن کی توضیح کے لئے وفد ان کے پاس گیا تھا۔ اور اگر ان مسائل کے تعلق میں آپ کی طرف سے ابوالعطاء صاحب نے کوئی غلط بیانی کی ہے۔ تو اس کی تردید فرمائیں۔ محض دھاندلی کا کوئی فائدہ نہیں:

آخر میں ہم آپ کے حالیہ بیان کے متعلق صرف اتنا عرض کرتے ہیں۔ کہ دوسرے مسلمان علماء کی طرف سے آپ پر بھی تو کفر کے فتوے لگے ہوئے ہیں۔ آپ حکومت سے کیوں درخواست نہیں کرتے۔ کہ آپ کی جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ پہلے تو آپ اپنے کفر و ارتداد کا فیصلہ کرا لیں۔ پھر دوسروں کو بھی مشورہ ارزانی فرمائیں۔

اے حکیم پہلے اپنا علاج کر

[redacted]

روزنامہ — الفضل — لاہور

مورخہ ۴ اگست سنہ ۱۹۵۲ء

کفیٰ بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع

حکومت اور عوام و خواص اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی جماعت احمدیہ ایک مرنجاں مرنج جماعت ہے۔ وہ صرف اپنے تبلیغی کاموں میں منہمک رہتی ہے۔ وہ مسلم لیگ عوامی لیگ مجلس احرار یا مودودی صاحب کی لادینی جماعت کی طرح کوئی سیاسی پارٹی نہیں۔ اس پر کسی قسم کے تشددی ذرائع کے استعمال کرنے کا الزام دیانت کے خلاف ہے۔ خاصکر جبکہ سیاق و سباق سے جدا کر کے ایک عبارت لے لی جائے۔ اور اسے پیش کر کے عوام میں اس کے خلاف منافرت پھیلانا اور اشتعال انگیزی مقصود ہو یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ یہ کہنا کہ قرآن کریم میں نعوذ باللہ لکھا ہے کہ نماز کے پاس نہ پھٹکو اور ثبوت میں لا تقربوا الصلوٰۃ کا ٹکڑا پیش کر دیا جائے۔

پچھلے دنوں ہم نے ایک مضمون "خونی کے آخری دن" کے زیر عنوان شائع کیا تھا۔ خود عنوان ہی اس بات پر دال ہے کہ لکھنے والے کے خیال میں خونی یا تشددی نظریات کے لوگ پسندیدہ نہیں ہیں۔ جب مضمون نگار اپنے عنوان ہی میں تشدد کے خلاف احتجاج کر رہا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ مضمون میں خود تشدد کی تعلیم نہیں دے سکتا کیا کوئی تھوڑی سی سمجھ رکھنے والا انسان یہ وعظ کر سکتا ہے۔ کہ لوگوں کو قتل کرنا نہایت قبیح فعل ہے۔ مگر میں قتل کروں گا؟ کیا ایسے آدمی کو پاگل نہیں سمجھا جائے گا۔ اور جو کچھ وہ کہہ رہا ہے۔ اس کو پاگل کی بڑ نہیں خیال کیا جائے گا؟

ہمارے نزدیک آئین پسندی تو اسلام کا پہلا اصول ہے۔ بے شک اس مضمون میں بعض علماء کے نام لئے گئے ہیں۔ مگر جو شخص بھی اس مضمون کا سیاق و سباق پڑھے گا۔ وہ اس سے دوسرے معنے نکال ہی نہیں سکے گا۔ سوا اس کے کہ ایسے لوگوں کو اللہ تعالےٰ سزا دے گا وہی ان علماء کے حق کے خون کا بدلہ لے گا۔ نہ کہ کوئی انسان اپنے طور پر حقیقت یہ ہے کہ اگر بالفرض ہمارے سامنے ان علماء کو جن کا ہم نے نام لیا ہے۔ کوئی انگلی بھی لگائے تو سب سے پہلے ہم ہوں گے۔ جو اپنی جان پر بھی کھیل کر ان کی حفاظت کریں گے۔ یہی ہمارا دین ہے اور یہی ہمارا عقیدہ۔

ہم نے صاف اور اعلیٰ مثالیں دے کر اس بات کو واضح کر دیا تھا۔ اور بتایا تھا کہ پاکستان میں خدا کے فضل و کرم سے ایسی با انصاف اسلامی حکومت قائم ہوگی۔ اور اس کے ایسے وسیع اسلامی اصول ہوں گے۔ کہ جس میں موجودہ تشدد کی مولویوں کی ایک نہیں چلے گی۔ وہ کفر و ارتداد کے فتوے لگا لگا کر حکومت پاکستان سے خون ناحق کرانے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ اور اس طرح وہ آپ اپنی موت مر جائیں گے۔

مودودی صاحب کے ترجمان "تسنیم" نے ہمارے الفاظ میں نہ صرف خود ساختہ معنی بھر کر تحریف معنوی کی تھی۔ بلکہ خطوط وحدانی میں "مرزائیوں" کا لفظ زیادہ کر کے تحریف لفظی بھی کی تھی۔ آخر انہیں کچھ شرم آئی۔ دوسری دفعہ اگرچہ تحریف معنوی تو قائم رکھی۔ مگر تحریف لفظی سے احتراز کیا۔

اب "تسنیم" نے احسان اخبار کے حوالے سے ایک اور غلط بات کو احمدی مسلمانوں کے خلاف منافرت پھیلانے کے لئے شائع کیا ہے۔ اور ایک ادارتی نوٹ میں جس کا عنوان "قتل کی دھمکیاں" ہے لکھا ہے کہ

> "جمعیۃ العلمائے پاکستان کے صدر مولانا ابو الحسنات کو "فدایان قادیان" کی طرف سے ایک خط موصول ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ اگر انہوں نے آئندہ "ختم نبوت" پر تقریریں کیں تو انہیں زندگی سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔"

اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعض علماء مثلاً عطاء اللہ شاہ بخاری مولانا احمد علی مولانا مسلم بی۔ اے مولانا مودودی صاحب کا نام بھی لیا گیا ہے۔

ہم "تسنیم" کے مدیر محترم سے صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ اتنی اہم بات جس کو آپ نے اپنے ادارتی نوٹ کا موضوع بنایا ہے۔ اور جس کے لئے حکومت کو کارروائی کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ کیا آپ نے اس کی پوری پوری تحقیقات کر کے معلوم کر لیا تھا کہ

(۱) واقعی کوئی ایسا خط مولانا ابو الحسنات کو ملا ہے؟

(۲) اگر یہ صحیح ہے تو واقعی اس میں وہی کچھ لکھا ہے۔ جو بیان کیا جاتا ہے؟

(۳) واقعی یہ "فدایان قادیان" کے کسی فرد کا خط ہے؟

کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث کہ ایک بات کو سنکر اسی طرح آگے پہونچانا بھی کذب طرازی ہے۔ آپ کو اس امر کا پابند نہیں کرتی تھی۔ کہ پیشتر اس کے کہ آپ یہ خبر نہ صرف شایع ہی نہ کریں۔ بلکہ حکومت سے کارروائی کا مطالبہ بھی کریں۔ اس کی پوری پوری تحقیقات فرما لیتے۔ آخر ہمیں خدا کے لئے اتنا ہی بتا دیجئے۔ کہ آپ کس قسم کے صالحین ہیں کہ نہ آپ کو قرآن کریم کسی امر کا پابند کر سکتا ہے۔ اور نہ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک ہی سوچ میں ڈال سکتی ہے۔ اگر ایسا کوئی خط واقعی مولانا ابو الحسنات کو ملا ہے تو کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی مودودی جماعت کے آدمی نے احمدی مسلمانوں کو متہم کرنے کے لئے لکھ دیا ہو۔ اور اغلب بھی یہی ہے۔ کیونکہ احمدی مسلمان تو تشدد کے قائل ہی نہیں۔ اور ان کی ذہنیت کے صفحہ پر تو کوئی ایسا نقش ہی نہیں البتہ مودودی پارٹی کے ارکان کی ذہنیت تو ہمہ تن تشددی ہی ہے۔

مودودی صاحب کا خود ساختہ تمام نظریہ اسلام ہی تشددی۔ جبری اور اکراہی ہے۔ جس کو اسلام کی پر امن تعلیم سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اور ہم نے الفضل میں ہمیشہ اس کی تردید کی ہے۔

پھر موجودہ شورش بھی احراریوں اور مودودیوں نے جو احمدی مسلمانوں کے خلاف اٹھائی ہوئی ہے۔ وہ بھی تشددی ہے۔ اور چونکہ مسائل میں دلائل کے میدان میں شکست کھا چکے ہوئے ہیں۔ اس لئے اب لا قانونی کے ذریعہ حکومت کو جبر و اکراہ پر اکسا رہے ہیں۔ کہ ہم دلائل سے تو احمدی مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ حکومت قانوناً ان کو کافر اور مرتد قرار دے۔ اور جب قرار دے لے۔ تو پھر مطالبہ یہ ہوگا۔ کہ نعوذ باللہ اسلام کا قانون ہے کہ مرتد کو قتل کیا جائے اس لئے احمدی مسلمانوں کو قتل کیا جائے۔ آخر سوچئے تو سہی یہ دھاندلی نہیں تو اور کیا ہے؟

یاد رکھیئے جب تک احمدی مسلمان کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں دنیا کی کوئی طاقت ان کو غیر مسلم قرار نہیں دے سکتی۔ قرآن و حدیث کا یہی فیصلہ ہے ؎

اے حکیم پہلے اپنا علاج کر

مودودی صاحب کا ایک بیان مولوی ابو العطاء صاحب کے ایک نوٹ کے متعلق

آج روزنامہ تسنیم میں شائع ہوا ہے۔ ہم اس وفد میں شامل نہیں تھے۔ اس لئے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہاں کیا باتیں ہوئیں۔ مگر مودودی صاحب نے جو کچھ بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ بیان یکطرفہ شائع کیوں کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق ہم اتنا ضرور عرض کریں گے۔ کہ مودودی صاحب کے خیال میں اگر وہ باتیں جو مولوی ابو العطاء صاحب نے اپنے نوٹ میں لکھی ہیں صحیح نہیں تھیں۔ تو ان کی تردید فرماتے۔ اور پھر اس طرح کا ڈکٹیٹرانہ الزام لگاتے تو کوئی معنے بھی رکھتا۔ جب آپ ان باتوں کی تردید ہی نہیں فرماتے۔ تو اس پر اتنا غصہ کا مظاہرہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یکطرفہ بیان کیوں شائع کیا گیا

مولوی ابو العطاء صاحب نے آپ کی ذات پر کوئی الزام نہیں لگایا۔ اور نہ کوئی ایسا مسئلہ آپ کی طرف سے بیان کیا ہے۔ جو آپ کے عقیدہ کے خلاف ہے۔ انہوں نے تو صرف بعض مسائل پر جو گفتگو آپ سے ہوئی تھی بیان کر دی ہے۔ اگر انہوں نے کوئی غلط عقیدہ آپ کی طرف منسوب کیا ہوتا۔ تو آپ کا غصہ حق بجانب تھا

احمدی مسلمانوں کا وفد آپ سے جن خاص مسائل پر گفتگو کرنے کے لئے ملا تھا۔ مولوی ابو العطاء صاحب نے انہی کا ذکر کیا ہے۔ اور مسائل کے متعلق اظہار رائے ایک پبلک بات ہے کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ البتہ اگر آپ کی طرف کوئی ایسی بات کہی گئی تھی۔ جو آپ نے نہیں کہی تھی۔ تو اس کا ذکر کر کے واقعی مولوی صاحب کو آپ ملزم گردان سکتے تھے۔ وفد تو انہی مسائل پر گفتگو کرنے کے لئے حاضر ہوا تھا۔ اگر مودودی صاحب نے تہذیب و ادب کے حدود سے تجاوز کر کے اپنے سیاسی خیالات پر وعظ کہنا شروع کر دیا تھا۔ تو یہ ان کی غلطی ہے۔ نہ کہ وفد کی یا مولوی ابو العطاء صاحب کی جنہوں نے ان دینی مسائل کے متعلق نوٹ لکھا۔ جس کے متعلق تبادلہ خیالات ہوا۔

مودودی صاحب کے پاس بزعم خود یہ بڑا کاری ہتھیار ہے کہ باہمی مجلس تبادلہ خیال کے لئے مناظرانہ کا لفظ استعمال کیا جائے۔ اور دوسروں کی تحقیر کی جائے۔ اور اس طرح دینی مسائل سے اپنی ناواقفیت پر پردہ ڈالا جائے ؎

ہم مودودی صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ بجائے اپنے بے محل وعظ

(باقی دیکھیں ص ۲ پر)

اقلیت قرار دینے کا مسئلہ۔ اور تصویر کا دوسرا رخ

(از ہفت روزہ "رفتار زمانہ")

روزنامہ مغربی پاکستان لاہور ۱۱ جون ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:۔

"ہر طرف سے یہ آواز بلند ہوئی ہے۔ کہ ملک میں کاملاً اسلامی حکومت قائم ہونی چاہیئے۔ خیال بڑا اچھا ہے۔ لیکن سمجھنے والے اس طرح کہتے ہیں۔ کہ وہ صرف جذبات کی رو میں بہہ جاتے ہیں۔ اور واقعات کی روشنی میں دیکھنے کے عادی نہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ کونسا اسلام ہوگا۔ جس کی حکومت قائم کی جائیگی۔ بدقسمتی سے اسلام میں اس قدر فرقے ہیں۔ کہ ان میں سے ہر ایک یہ سمجھتا ہے۔ کہ ان کا اسلام صحیح ہے۔ اور دوسرے لوگ گمراہ ہیں۔

ہماری نگاہ سے سیالکوٹ کے ایک اخبار "در نجف" کے چند مطالبات گزرے۔ جن میں کہا گیا ہے۔ کہ پاکستان کے سکولوں اور کالجوں میں شیعہ دینیات کا نصاب علیحدہ مقرر کیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کا مطالبہ شیعہ مجلس علمائے پاکستان شیعہ کانفرنس کی طرف سے بھی کیا گیا ہے۔ اور ان مطالبات میں کہا گیا ہے۔ کہ شیعہ اور دوسرے فرقوں کے درمیان اختلافات بنیادی اور اصولی ہیں۔ اس لئے حکومت کو چاہیئے۔ کہ وہ شیعوں کے یہ مطالبات تسلیم کرے۔

اب خود ہی اندازہ فرمائیے۔ کہ کیا ان حالات میں اسلامی حکومت قائم ہو سکتی ہے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ مسلمان ایک خدا کو مانتے ہیں۔ رسول اکرمؐ پر ایمان رکھتے ہیں۔ قرآن کو خدا کا کلام سمجھتے ہیں۔ اور اسلام کے ارکان کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بعض فرقے یہ کہتے ہیں۔ کہ ان میں اور دوسرے مسلمانوں میں بنیادی اختلافات موجود ہیں۔

کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ بنیادی اصولوں کو ترتیب دیتے وقت یہ فیصلہ کرنا باقی ہے۔ کہ وہ کونسا اسلام ہے۔ جس کی حکومت قائم کی جائے۔ یہ کس قدر افسوسناک بات ہے۔ کہ اسی دور میں بھی بعض فرقے اسلام میں رخنہ اندازی ضروری خیال کرتے ہیں: اور یہاں تک کہہ دیتے ہیں۔ کہ سکولوں اور کالجوں میں ان کی دینیات کے علیحدہ نصاب مقرر کئے جائیں۔ دوسرا قدم یہ ہوگا۔ کہ کم از کم ۷۲ فرقوں کی دینیات کے نصاب ہر سکول اور کالج میں جاری کئے جائیں گے۔ اور یہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہوگی۔ دنیا میں شاید ہی کوئی مذہب ہوگا۔ جس میں مختلف الخیال فرقوں نے اس قدر سامان تضحیک جمع کر رکھا ہو۔ وہ لوگ اس امر کے خواہشمند ہیں۔ کہ پاکستان کے بچوں میں بھی فرقہ وارانہ زہر پھیل جائے۔ اور ان میں یہ احساس راسخ ہو جائے۔ کہ مسلمانوں میں کوئی مذہبی یگانگی موجود نہیں۔ حالانکہ یہی ایک اعلیٰ ترین قابل فخر بات ہے۔ کہ مسلمانوں میں خدا رسولؐ اور قرآن کے معاملہ میں اس قدر ہم آہنگی موجود ہے۔ کہ دنیا کا کوئی مذہب ایسی مثال پیش نہیں کر سکتا۔ لیکن جو فرقے فروعی باتوں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ اور ان کو بنیادی باتیں قرار دیتے ہیں۔ کیا وہ اسلام کے دوست ہیں؟

یہ کام حکومت کا ہے۔ کہ وہ اس قسم کی بات نہ سنے۔ اور اس اسلام کی روح کو پیش کرے۔ جو آقائے نامدار نے پیش کیا تھا۔ جس کی تکمیل قرآن مجید کے اوراق میں ہوئی ہے۔ رسول ہاشمی کی زندگی اور قرآن کی تکمیل کے بعد جو فرقے پیدا ہوئے ہیں۔ وہ ہرگز اسلام کے ترجمان نہیں۔ اور ان کی کوئی بات قومی اتحاد میں رخنہ پیدا نہیں کر سکتی۔ آج ایسے تمام فرقوں کی انتہائی حوصلہ شکنی ہونی چاہیئے۔"

معزز معاصر "مغربی پاکستان" نے شیعہ بھائیوں کے مطالبہ علیحدگی پر بڑے دکھ درد کا اظہار فرمایا ہے۔ اور پھر حکومت سے استدعا فرمائی ہے۔ کہ وہ "اس قسم کی کوئی بات نہ سنے۔"

اور شیعہ اصحاب کے اس اظہار حقیقت کو کہ شیعوں اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان بنیادی اور اصولی اختلافات ہیں۔ مضحکہ خیز قرار دیتے ہوئے اصرار سے یہ امر منوانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ شیعہ اصحاب خواہ مخواہ فروعی امور کو بنیادی اور اصولی امور قرار دے رہے ہیں۔

حکومت شیعوں کی کوئی بات نہ سنے۔ یہ عجیب منطق ہے۔ شیعہ مذہب کے علماء اور آل پاکستان شیعہ کانفرنس تو ڈنکے کی چوٹ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہمارے اور دوسرے مسلمان فرقوں کے درمیان اصولی اور بنیادی مذہبی اختلافات ہیں۔ اور اس بنا پر وہ اپنا متفقہ مطالبہ پیش کرتے ہیں۔ کہ سکولوں اور کالجوں کے دینیات کے نصاب شیعہ بچوں کے لئے علیحدہ ہونے چاہئیں۔ لیکن دوسرے مسلمان یعنی "اکثریت" کی وکالت کے دعویدار بڑی تحدی سے کہتے ہیں۔ کہ ظلم ہو گیا۔ بھاگو۔ دوڑو۔ پکڑو۔ ہرگز نہ جانے دو۔ فروعی اختلافات کو بنیادی اختلافات قرار دینے والوں کی ایک نہ سنو۔

گویا شیعوں کی مجلس علماء اپنے معتقدات کی حقیقت سے ناواقف ہے۔ کیا ہی عجیب قسم کی دھاندلی ہے۔ ایک مذہب کے علماء کی چنندہ مجلس فیصلہ کرتی ہے۔ کہ ہمارے دوسروں کے ساتھ بنیادی اور اصولی اختلافات ہیں۔ لیکن جن لوگوں سے بنیادی اختلاف ہے۔ وہ چلا رہے ہیں۔ کہ حاشا وکلا ہم نہیں مانتے ہم تو یہی کہیں گے۔ کہ تم فروعی اختلافات کو بنیادی اور اصولی قرار دے رہے ہو۔ تم نہیں سنتے تو ہم اپنی حکومت کے ذریعہ یہ بات منوائیں گے۔ کہ تم ہرگز اسلام کے ترجمان نہیں ہو۔ اور اسی ضمن میں تمہاری انتہائی حوصلہ شکنی کی جائے گی۔

تصویر کا دوسرا رخ

اب تصویر کا دوسرا رخ ملاحظہ فرمائیے۔ قادیانیوں کے متعلق مجلس احرار نے یہ شوشہ چھوڑا۔ کہ حکومت انہیں کافر قرار دے کر علیحدہ غیر مسلم اقلیت قرار دیدے۔ بڑے بڑے مسلمان علماء فضلاء اور اخبارات ان کے ہمنوا ہو گئے ہیں۔ اور یہی روزنامہ مغربی پاکستان نت نئی دلیلوں سے قادیانیوں کی علیحدگی کا مطالبہ کرنے میں زمیندار سے بھی بازی لے جانے کی فکر میں ہے۔

ادھر قادیانی ہیں کہ وہ بہانگ دہل شور مچا رہے ہیں۔ کہ بھائیو ٹھہرو ہوش کرو۔ سنبھلو اور سوچو! تم ہمیں کیوں علیحدہ کرنے کا مطالبہ کرتے ہو۔ ہمارا تمہارے ساتھ کوئی بنیادی اختلاف نہیں۔ وہی قرآن وہی حدیث۔ وہی تفسیر۔ وہی فقہ وہی ارکان اسلام آخر کس بنا پر تم ہمیں علیحدہ کرو گے؟ قادیانی ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں۔ کہ ہم حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں۔ اور ہمارے سلسلہ میں شامل ہونے کی شرائط بیعت میں یہ اقرار لیا جاتا ہے۔ کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین یقین کریں گے۔ لیکن اکثریت کی وکالت کے دعویدار کہتے ہیں۔ جاؤ جاؤ ہم نہیں مانتے۔ تم کچھ کہو اور کچھ بھی مانو۔ ہم تو اپنی حکومت سے یہی کہیں گے۔ کہ ہمارے اور تمہارے درمیان بنیادی اور اصولی اختلاف ہے۔

تم خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا صاحب کو نبی مانتے ہو۔ کیا یہ چھوٹا سا اختلاف ہے؟ بس جاؤ بات مت کرو ہم تمہیں اسی بات پر علیحدہ اقلیت قرار دیکر دم لیں گے۔

قادیانیوں کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ کہ اے اسلام کے ستونو! تم بھی تو خاتم النبیین کے بعد عیسیٰ نبی کی آمد کے منتظر ہو۔ تمہارے دینی مرکز دیوبند کے فاضل مفتی جانشین شیخ الاسلام مولانا محمد شفیع دیوبندی اب بھی شرعی فتوے صادر فرما چکے ہیں۔ کہ امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے آنے والے عیسیٰ علیہ السلام نبی ہوں گے۔ لیکن امتی ہوں گے۔ اور ان پر ایمان لانا ہر مسلمان پر واجب ہوگا۔

قادیانی کہتے ہیں بھائیو سن لو اپنے مفتیوں کا فتویٰ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد عیسیٰ علیہ السلام امتی نبی ہو کر آئیں گے۔ اور ان کا ماننا واجب ہوگا۔ کیا خاتم النبیین کے بعد امتی نبی آنے سے خاتمیت محمدیہ میں کچھ فرق نہیں آتا؟ تو پھر بھائی مسلمانوں ہم بھی تو یہی مانتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب امتی نبی ہیں۔

اگر خاتم النبیین کے بعد تم امتی نبی کے آنے کا اقرار کرو۔ تو سبحان اللہ تم پکے مسلمان۔ اور ہم امتی نبی کے آنے کا اقرار کریں۔ تو تمہارے پانچ سو علماء کی کنونشن جمع ہو کر کہے۔ کہ یہ اسی بنا پر کافر اور علیحدہ غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے قابل ہیں۔ تم امتی نبی کی آمد کا اقرار کرو۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے قائل اور ہم امتی نبی کے آنے کا عقیدہ ظاہر کریں۔ تو تم کہتے ہو۔ کہ اسی وجہ سے تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منکر ہو۔

انصاف پسند ناظرین غور فرمائیں۔ کہ کیا اس صورت حالات کے پیش نظر کوئی صاحب بصیرت قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے کر علیحدہ اقلیت قرار دینے کے مطالبہ کی تائید کر سکتا ہے؟ اور منصف مزاج رہنما اور ارباب بست و کشاد غور فرمائیں۔ کہ کیا یہ عجیب معمہ نہیں۔ کہ شیعہ مجلس علماء کہتی ہے۔ ہمارے اور دوسرے مسلمانوں کے بنیادی اصولی اختلافات ہیں۔ . . . .

. . . آل پاکستان شیعہ کانفرنس مجلس علماء کے اس فیصلہ کی تائید کرتی ہے۔ لیکن اکثریت کی وکالت کے دعویدار کہتے ہیں۔ کہ ہم نہیں مانتے۔ تمہارے بنیادی اور اصولی اختلافات بھی ہمارے سر آنکھوں پر چشم ما روشن دل ما شاد ہم ان بنیادی اختلافات کو فروعی سمجھ لیتے ہیں۔ تمہارے پنج بنائے اسلام۔ توحید۔ عدل۔ نبوت امامت۔ قیامت ہیں۔ جو ہمارے بنائے اسلام کے عقائد سے متغائر ہیں۔ تو کچھ حرج کی بات نہیں۔

تمہاری فقہ اور تفسیر ہم سے نہیں ملتی تو نہ سہی۔ حتی کہ بنیادی اختلافات کی وجہ سے مروجہ قانون میں سنی لاء اور شیعہ لاء علیحدہ علیحدہ تسلیم کئے گئے ہیں۔ اس پر بھی ہمارا سر تسلیم خم ہے۔ تم امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی بے شک خلیفہ بلا فصل مانو لیکن تم علیحدگی کا مطالبہ نہ کرو۔ تمہارے بنیادی اختلافات کو ہم فروعی اختلافات ہی کہیں گے۔

اب ہمارے ناظرین کو ماننا پڑیگا۔ کہ بنیادی اور اصولی امور کو فروعی قرار دینا اور فروعی باتوں کو بنیادی بنا دینا منطق سے کام لینے والوں کے دائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ کشمیری بازار لاہور سے کسی سنی مسلمان کتب فروش سے نماز کی کتاب لیجیے۔ اور پھر چند قدم آگے چل کر کسی شیعہ کتب فروش سے رسالہ نماز شیعہ لے کر دونوں کا سرسری مطالعہ کیجیے۔ آپ کو کسی منطق کے پاس جانے کی ضرورت نہیں رہیگی آپ انشراح صدر کے ساتھ شیعہ مجلس علماء اور آل پاکستان شیعہ کانفرنس کے مطالبہ کی تائید کریں گے۔ اور سنیوں کی نماز اور قادیانیوں کی نماز کی کتاب کو مطالعہ کریں گے۔ تو دونوں کا ایک ہی مذہب نظر آئے گا۔ لیکن حقائق و واقعات کے سامنے کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ ہم شیعوں کا مطالبہ علیحدگی ہرگز تسلیم نہیں کریں گے۔ کیوں اس لئے کہ وہ کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ وہ علیحدہ ہو گئے۔ تو ہمیں چنے دال کا بھاؤ معلوم ہو جائیگا۔ لیکن قادیانیوں کی علیحدگی کا مطالبہ ضرور کریں گے۔ عقائد میں گو بنیادی فرق نہیں۔ تاویلی اور فروعی فرق ہے۔ لیکن آخر منطق کس مرض کی دوا ہے۔ ہم قادیانیوں کو اقلیت قرار دے کر دم لیں گے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ تھوڑے ہیں۔ اور ان کی علیحدگی کی تحریک بہت سے فوائد سے معمور سیاسی امور کے لئے ایک سٹنٹ ہے۔ اور یہ تجربہ شدہ حقیقت ہے کہ سیاسی سٹنٹ مذہب کے نام پر جلد پھلتے پھولتے اور پروان چڑھتے ہیں۔ (رفتار زمانہ یکم اگست ۵۲ء)

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت کیلئے چندہ کی اپیل

(از مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

احباب کو الفضل میں شائع شدہ نتائج سے اور دیگر ذرائع سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کا عملہ اپنی طرف سے اس مرکزی ادارے کو بہترین بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا لیکن یہ امر میں واضح کردینا چاہتا ہوں کہ ہمارے راستے میں بعض ایسی روکاوٹیں ہیں۔ جن کا دور ہونا ازبس ضروری ہے۔ مثلاً ہماری پرائمری کی جماعتوں کے لئے کوئی کمرہ نہیں۔ چھوٹے چھوٹے لیکن ہمارے ہونہار بچے مختلف مساجد میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ وہاں ان کی بڑھتی ہوئی تعداد کے لحاظ سے جگہ بہت تنگ ہے اور ان مساجد میں جن میں دو دو جماعتوں کو بٹھانا پڑتا ہے۔ تعلیم کا ادھورا رہ جانا کوئی ناممکن امر نہیں۔ ہمارے یہی نونہال کل کو جماعت کا ستون بننے والے ہیں۔ لیکن کمرے نہ ہونے کی وجہ سے ان بچوں کو نہایت گرمی کے موسم میں ہائی سکول سے دور متفرق مساجد میں مشکلات سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ پھر اس عمارت میں جس میں ہم ۱۵ اپریل سے منتقل ہوچکے ہیں۔ جو کمرے ہیں وہ سیکنڈری حصے کے لئے بھی نہایت ہی ناکافی ہیں۔ ہال اور برآمدے کا تو کیا ذکر ڈرائنگ کے مضمون اور چھٹی جماعت کے دونوں فریقوں کے لئے مطلقاً کوئی کمرہ ہی نہیں۔ اس پر اضافہ یہ ہے کہ اس حصے میں درختوں کا نام ونشان تک نہیں اور اس علاقے کی دھوپ کی تمازت کا وہی لوگ اندازہ کرسکتے ہیں۔ جو کبھی ان علاقوں میں رہے ہوں۔

معہ پرائمری کو ملا کر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے طلباء کی تعداد آٹھ سو تک جا پہنچی ہے۔ اور موجودہ رفتار داخلہ سے اندازہ لگا کر میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ تعداد امسال ہی اور بھی بڑھ جائے گی۔ لیکن جہاں ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ ہمارے بچے اپنے ہی سکول میں آکر تعلیم حاصل کریں۔ وہاں اور کچھ نہیں تو ان کے بٹھانے کے لئے ہمیں کمرے تو مہیا کرنے کا ضرور انتظام کرنا چاہیئے۔ یہ بچے قوم کی امانت ہیں۔ جہاں تک ان کی تعلیم وتربیت کا تعلق ہے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے فرائض سے غافل نہیں۔ لیکن سوال تو بچوں کو بٹھانے کا ہے۔ اور اس سلسلے میں مجھے مخیر دوستوں اور ذمہ داری کا احساس رکھنے والی جماعتوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔

کچے کمروں (Sheds) پر ۲۵۰/- روپے فی کمرہ اور پختہ کمروں پر تین ہزار روپیہ فی کمرہ کے حساب سے خرچ آئے گا۔ اور ہال جو سکول کے لئے از بعد ضروری اور لازمی ہے۔ وہ بھی تاحال تعمیر نہیں ہوسکا اگر کسی دوست کے دل میں ہال بنوا دینے کی ضرورت کا احساس پیدا ہوجائے۔ تو بہت ہی بابرکت ہوگا ایسے احباب کے علم کے لئے مرقوم ہے کہ ہال پر چھ اور سات ہزار روپے کے درمیان خرچ آئے گا۔ ہماری ضرورت واضح ہے۔ ہمیں دس کمرے فوری اور لازمی طور پر درکار ہیں۔ احباب انفرادی طور پر یا جماعتی رنگ میں ان کی تعمیر کا ذمہ لے کر اپنے بچوں کی تعلیم اور مرکزی ادارے کی ضرورت کو پورا فرماویں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ کراچی۔ سیالکوٹ۔ سرگودہا ملتان اور ایسی ہی دیگر بڑی بڑی جماعتیں کم از کم ایک ایک کمرہ تو بنوا کر دے ہی سکتی ہیں۔ ان کی طرف سے یہ اقدام صدقہ جاریہ کا حکم رکھے گا اور دوسروں کو تحریک اور تحریص کی غرض سے بنوانے والی جماعتوں کے نام کی تختی لگوائی جاسکتی ہے بہر حال میرے اس خطاب میں مخلصین جماعت اور جماعتیں بحیثیت مجموعی سبھی یکساں طور پر شامل ہیں۔ میں بہت پریشان ہوں۔ اور مجھے اس ذمہ داری کی ادائیگی کا جو بچوں کی طرف سے مجھ پر عائد ہوتی ہے۔ پورا پورا احساس ہے۔ میں اپنی اور صدر انجمن کی بے مائیگی اور بے بسی سے بھی واقف ہوں۔ اس لئے چاہتا اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس تحریک کو مؤثر بنائے۔ دوستوں کے دلوں میں ہماری ضرورت کا احساس پیدا ہو۔ اور وہ تعاون کا ہاتھ پھیلا کر اپنے قومی اور مرکزی ادارے کی فوری اور لازمی ضرورت کو پورا کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔

(خاکسار سید محمود اللہ شاہ)

چندہ کی تفصیل

مرکز میں جس قدر چندہ کی رقمیں آتی ہیں وہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصول کرتے ہیں۔ جس کے بعد وہ انہیں اس تفصیل کے مطابق داخل خزانہ کرتے ہیں۔ جو چندہ بھجوانے والے احباب رقم کے ساتھ بھجواتے ہیں۔ اگر چندہ کی رقم کے ساتھ اس کی تفصیل نہ ہو تو تفصیل آنے تک رقم مدبلا تفصیل میں بطور امانت رہے گی۔ پس احباب کو چاہیئے کہ وہ رقوم بھجواتے وقت ان کی تفصیل بھی ساتھ بھجوایا کریں

[illegible] تاکہ مرسلہ رقوم بروقت اور صحیح مدات میں داخل خزانہ ہوسکیں۔ ناظر بیت المال ربوہ۔

احمدیت سے تائب ہونیکی حقیقت

از مکرم شبیر احمد صاحب بی اے ربوہ

احمدیت کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈا کرنے کا ایک طریق مخالفین احمدیت نے یہ ایجاد کیا ہے کہ احمدیت سے تائب ہونے اور اسلام قبول کرنے کے جعلی اعلانات بکثرت اخبارات میں کروائے جارہے ہیں۔ اول تو یہی امر دھوکہ بازی کی ایک واضح مثال ہے کہ ان اعلانات سے احمدیت اور اسلام کو دو جدا جدا مذاہب ظاہر کیا جاتا ہے۔ ہماری طرف اسلام کے سوا کوئی دوسرا مذہب منسوب کرنا ہم پر صریح ظلم ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو فرماتے ہیں

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں

یہ صرف زبانی دعوےٰ نہیں بلکہ عملی رنگ میں بھی جماعت احمدیہ نے دنیا کے سامنے ایک اسلامی کردار پیش کرکے حضور کے اس اعلان پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔ جس کا اعتراف کئی مواقع پر زمیندار اخبار کو بھی کرنا پڑا ہے۔ جو ہماری دشمنی میں ہمیشہ پیش پیش رہا ہے۔ ان شواہد کے باوجود اسلام کے سوا کوئی دوسرا مذہب ہماری طرف منسوب کرنے پر ہمارا جواب یہی ہوسکتا ہے۔ فلعنة الله على الكاذبين

قبولیت اسلام کے جعلی عنوانوں کی حقیقت بھی سن لیجئے۔ اور پھر انہی اخباروں میں سے ایک اخبار کی زبانی جو اس قسم کی جعلی خبروں کی اشاعت اپنا حق مسلمانی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ روزنامہ سعادت لائلپور کے ۲۷ جولائی ۱۹۵۲ء کے پرچہ میں رموز ونکات کے کالم کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔ جس سے ارتداد احمدیت کی متعدد خبروں کی قلعی کھل جاتی ہے

"یہاں ...... مرزائیت سے تائب ہوکر مسلمان ہوئے یہ خبر آگ کی طرح شہر میں پھیل گئی۔ اور حضرت مذکور سے مختلف سوالات ہونے لگے۔

ایک سوال۔ حضرت آپ کو اسلام کی کونسی ادا پسند ہوئی کہ آپ مسلمان ہوگئے؟

جواب۔ مجھے اسلام کی اسلام پسند آئی لہذا میں اسلام ہوگیا —— ذرا ملاحظہ فرمایئے کہ حضرت کیا کہنا چاہتے تھے اور کیا کہہ گئے

دوسرا سوال۔ آپ نے مرزا صاحب اور اسلام میں کیا تضاد پایا ہے؟

جواب۔ مرزا صاحب کی نسبت اسلام صاحب زیادہ سچے ہیں —— ذرا غور کیجئے ایسا مرزائی اگر مسلمان بھی ہوا تو کیا ہوا۔

تیسرا سوال۔ آپ پر یہ مسئلہ کیونکر کھلا کہ آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد نبوت کا دعوےٰ کرنے والا کاذب اور دجال ہے؟

جواب۔ اس طرح مجھے معلوم ہوا کہ دنیا کے تمام مولوی یہی کہتے ہیں۔ اور خصوصاً "احراری" تو ایک عرصہ سے یہ کہہ رہے ہیں۔ ورنہ مجھے تو کچھ بھی معلوم نہیں۔

سن لیجئے حضرت کے دل ودماغ نے تسلیم نہیں کیا۔ یہ تو محض کہنے والوں کی تصدیق اور بہتات کا صدقہ ہے۔ ورنہ اسے اتنا معلوم نہیں کہ آقائے نامدارؐ اور غلام احمدؑ میں کیا فرق ہے۔ اس قسم کی بیسیوں مثالیں ہیں۔ لیکن کیا کہا جائے۔

ع یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری"

(روزنامہ سعادت ۲۷ــــــــ۷ــــــــ۵۲)

خوشی کا مقام ہے کہ اس تحریر میں ہر سوال جواب کا نتیجہ بھی خود ہی نکال کر قارئین کے سامنے پیش کردیا گیا اور آخری فقرے "اس قسم کی بیسیوں مثالیں ہیں" نے تو کسی مزید تشریح کی گنجائش ہی نہیں چھوڑی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مورخہ ۲۸ــــ۷ــــ۵۲ بروز پیر میرے بھائی مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب۔ مینیجر ایم سراج الدین بٹ اینڈ سنز دھنی رام روڈ انارکلی لاہور کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ ازراہ کرم اس بچے کے خادم دین ہونے اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرماویں

محمد اسحٰق صوفی عفی عنہ سابق مبلغ سیرالیون
ادم سٹریٹ سنت نگر لاہور

درخواست ہائے دعا

عاجزہ کے بچے بیمار ہیں۔ اور سب سے چھوٹی بچی میو ہسپتال میں داخل ہے۔ بچوں کی صحت اور مشکلات سے نجات کے لئے دعا کی درخواست ہے

بیگم ہادی علیخاں صاحب

۲۔ میرا لڑکا مسمی خلیل احمد عرصہ ایک سال سے بیمار چلا آتا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

شیخ عبد القادر منیاری والا
حق بازار اوکاڑہ ضلع منٹگمری

احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کا مسئلہ

[redacted]

(مکرم محمد اقبال صاحب پراچہ از سرگودھا)

یہ امر بالکل واضح ہے کہ جماعت احمدیہ کو پاکستان میں اقلیت قرار دیئے جانے کے مطالبہ کو مجلس احرار نے تقویت دی ہے جس کے نتیجہ میں اب ہر طبقہ اس پر مخالفانہ وموافق تنقید کر رہا ہے اس کی قبولیت پر عوام اور حکومت کو اس کی تائید پر آمادہ کرنے کے لئے صوبہ بھر میں اتنی بدامنی اور ابتری پھیلادی گئی ہے کہ معقول اور سنجیدہ مسلمانوں کی ایک بڑی بھاری تعداد اس مطالبہ کو سخت نامعقول اور لغو یقین کرنے کے باوجود کھلے بندوں اس کی مخالفت کرنے کی جرأت نہیں کر سکتی۔ حالانکہ ایسے تمام لوگ اس تحریک کو انقلاب پسند تخریبی عناصر کا ایک ایسا خطرناک تخریبی حربہ یقین کرتے ہیں جو دشمنان پاکستان کے ایماء پر ملک کا تختہ الٹنے کے لئے ایجاد کیا گیا ہے۔

مسلمانوں کا سنجیدہ طبقہ ہرگز اس مطالبہ کے حق میں نہیں ہے

صوبہ کی مسجدوں میں بغرض نماز جمعہ جانے والے مسلمانوں کی طرف بعض ایسے ریزولیوشن منسوب کئے گئے ہیں جن سے اُن کے سنجیدہ طبقہ کی بھاری اکثریت کو ہرگز اتفاق نہیں ہوتا۔ سکولوں کے معصوم بچوں کو بعض نعرے رٹا کر شہر میں گشت کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔ ان بیچاروں کو نعروں یا مطالبات کی حقیقت کا علم بھی نہیں ہوتا اسے "کامیاب جلوس" کا رنگ دیا جاتا ہے ہزارہا سنجیدہ اور معقول تاجروں کی دوکانیں زبردستی بند کرا کر "کامیاب اور مکمل ہڑتال" کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے یہ امور ظاہر کرتے ہیں کہ مسئلہ مذکور کی جتنی مقبولیت ظاہر کی جاتی ہے فی الحقیقت اس کا ہزارواں حصہ بھی مقبول نہیں

جماعت احمدیہ کے قیام کے ساٹھ برس اور قیام پاکستان کے پانچ برس بعد احمدیوں کی "اسلام دشمنی" "پاکستان دشمنی" اور "غداری کے" "منصوبوں اور سازشوں" کا صرف مجلس احرار پر اچانک انکشاف ہی اس امر کی واضح دلیل ہے کہ ملک میں ابتری پھیلانے کے ارادہ سے کس طرح اسلام اور پاکستان کو ڈھال بنا کر احمدیوں کو زبردست "خطرہ" ظاہر کیا جا رہا ہے ان "خطرات" کے "بین ثبوت" کا معیار وزیر خارجہ پاکستان کے ان خطوط سے ہی عیاں ہے جن کے عکس "زمیندار" شائع کر چکا ہے۔

غرض اس انوکھے اور خطرناک مطالبہ کے متعلق جس کے ساتھ پاکستان اور اس کی رعایا کی موت وحیات وابستہ ہے۔ جملہ ارکانِ حکومت اور رہنمایانِ قوم پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ اس بارہ میں ان کی ذرا بھر غفلت یا لغزش پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کا موجب بن سکتی ہے۔ اس لئے سب سے پہلے خود حکومت کو یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ:

(۱) کہ کیا خود کو مسلمان کہنے اور سمجھنے والے دو فرقوں کے مابین قرآن کریم کی صرف ایک آیت کے معنوں اور مفہوم کے متعلق اختلاف اس امر کا متقاضی ہے کہ اس کی بناء پر بعض فرقوں کے مذہب اور قومیت کی دوسروں کے کہنے پر از سر نو تشکیل و تشخیص پر آمادگی ظاہر کر کے ہمچو قسم دیگر مطالبات کا دروازہ کھول کر پاکستان کے موجودہ دستور اور تنظیم کو درہم برہم کرنے کی بنیاد رکھی جائے؟

(۲) اگر اس امر کا جواب نفی میں ہو تو کیا ہر سنجیدہ حق پرست اس قدرتی نتیجہ کو اخذ نہیں کر سکے گا کہ موجودہ تحریک کی بانی وہ جماعت ہے جس کی ہر تحریک دشمنان ملک وملت کے اشارہ پر ہمیشہ تخریبی نقطۂ نگاہ سے شروع کی گئی؟

اگر حکومت اس قدرتی نتیجہ پر پہنچ چکی ہے یا پہنچ جائے تو اسے عارضی اور وقتی مقبولیت۔ مفاد اور اقتدار کو پسِ پشت ڈال کر اپنے ملک اور قوم کے مستقل مفاد اور استحکام کو ترجیح دینی چاہیئے اور پہلے سے کئی گنا زیادہ جرأت اور دلیری کے ساتھ ایسے فتنوں کی بنیاد ڈالنے والی جماعت کے لیڈران کی بیخ کنی کرنی چاہیئے جو شروع سے لے کر آج تک اس ملک کے بدترین دشمن شمار ہوتے چلے آئے ہیں۔

آئینی صورت

گذشتہ تیرہ صدیوں کے دوران میں مسلم قوم ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہوئی۔ ایک دوسرے پر کفر کے فتووں کی بوچھاڑ رہی۔ اسی طرح دیگر مذاہب میں بھی بے شمار فرقے موجود ہیں۔ لیکن کسی زمانہ میں کسی ملک میں آجتک اس نوعیت کا مطالبہ کسی کو پیش کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ یہ اپنی نوعیت کا پہلا مطالبہ ہے جس کی ابتدا پاکستان سے ہو رہی ہے اور ایسی جماعت کے خلاف ہو رہی ہے جو دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کر رہی ہے۔

مطالبہ کے اثرات

اس امر کی کیا گارنٹی ہے کہ اس قسم کے مطالبات کا جواز تسلیم کرنے کے بعد پاکستان کے دیگر فرقوں کے مابین موجودہ شدید اختلافات کے نتیجہ میں پھر کسی فرقہ کے متعلق یہ مطالبہ پیش نہ کیا جائے گا۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ اس سلوک سے تنگ آ کر پاکستان کا کوئی دوسرا فرقہ خود کو اقلیت قرار دیئے جانے کا مطالبہ پیش کر دے آئین میں اس دفعہ کے اضافہ کے بعد کونسی طاقت کسی کو ایسے مطالبات پیش کرنے سے روکے گی۔ کیا آجکل کے شیعہ سنی فسادات یہی نتائج رونما نہیں کر سکتے؟

معاشرتی اور اقتصادی صورت

یہ فرض کر لینا عقلمندی نہ ہوگا کہ اس قدر نفرت وحقارت کے جذبات بھڑکنے کی صورت میں خانہ جنگی صرف اس فرقہ اور دیگر فرقوں کے درمیان ہوگی بلکہ دیگر فرقوں کے وہ لاکھوں لوگ بھی اس کا شکار ہوں گے جو بوجہ برادری، رشتہ داری۔ شراکت کاروبار و ذاتی تعلقات لازم ملزوم ہیں۔ غرض احمدیوں کی اپنی تعداد سے بیسیوں گنا زیادہ تعداد ان کے ان لواحقین۔ دوستوں سنجیدہ منصف مزاج طبقہ وہمدردوں کی ہے۔ جنہیں ایسی بے انصافی کی وجہ سے اور ویسے بھی ان کے ساتھ ہر رنگ میں رہنا پڑے گا۔ یہی حالت اس فرقہ کے اس حصہ کی ہوگی جو وفادار سرکاری ملازم ہیں۔ ان میں اور ان کے لواحقین وہمدردوں میں عدم اعتمادی کی رو پیدا کرنا کسی ملک کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ حکومت کا منصب تو صرف یہ ہے کہ وہ تمام فرقوں کے مابین صلح وآشتی کی صورت پیدا کرے اور بس۔

غرض ان تمام ممکن صورتوں پر غور کرنا اشد ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری حکومت اور برسر اقتدار پارٹی مسلم لیگ کوتاہ اندیش انقلابی عناصر کے مطالبہ پر ایک نہایت ہی مخلص اور وفادار جماعت اور اس کے لاتعداد ہمدردوں کو علیحدہ کرنے کی ناجائز خواہش پورا کرنے کی غلطی کا ارتکاب کرے۔ یہ اقدام جسم سے دیگر اعضاء کو کاٹنے کے مترادف ہوگا۔ کیا ایسی صورت میں جسم محفوظ رہ سکتا ہے؟

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغ

مجلس خدام الاحمدیہ کا علم انعامی حاصل کرنیکے شرائط وقواعد

خدام الاحمدیہ میں سابقت کی روح پیدا کرنے کیلئے خلافت جوبلی کی تقریب پر ایک علم انعامی مجلس مرکزیہ کی طرف سے اس مجلس کو ایک سال کے لئے دیا جاتا تھا جو اس سال میں اپنے کام اپنی تنظیم وغیرہ کے لحاظ سے سب مجالس میں نمایاں ہو۔ تقسیم ہند کی وجہ سے اسے جاری نہ رکھا جا سکا۔ اس سال سے پھر اسے شروع کیا جا رہا ہے اور اس کے حصول کے لئے بعض قواعد مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ یہ قواعد آپ کی اطلاع کیلئے شائع کئے جا رہے ہیں۔ یہ امر مدنظر رہے کہ یہ انعامی علم جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے دست مبارک سے اوّل رہنے والی مجلس کے قائد کو تفویض فرماتے ہیں شرائط وقواعد حسب ذیل ہیں

(۱) علم انعامی جلسہ سالانہ پر دیا جائے گا (۲) یکم نومبر سے ۳۱ اکتوبر تک مجالس کا کام معیار کے مطابق پرکھا جائے گا اور پھر نومبر میں انسپکٹر دورہ کر کے اپنی رپورٹ مجلس مرکزیہ میں ۳۰ نومبر تک پیش کرے گا۔

(۳) علم انعامی مجلس سالانہ اجتماع کے بعد مرکز میں واپس کرے گی۔

شرائط:۔ (۱) تمام خدام نے تحریک جدید کی مالی تحریک میں حصہ لیا ہو۔

(۲) مجلس کے ذمہ علم انعامی کے سال میں (یکم نومبر سے ۳۱ اکتوبر تک) خدام الاحمدیہ کے کسی قسم کے چندے کا بقایا نہ ہو

(۳) مرکز کی طرف سے ماہانہ رپورٹ دفتر مرکزیہ میں باقاعدہ معینہ تاریخ کے اندر موصول ہوتی ہو۔

(۴) مجلس میں تعلیم بالغاں کا باقاعدہ انتظام ہو اور اس کا ہر رکن کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و کتب سلسلہ کے امتحانات میں شامل ہوا ہو۔

(۵) مجلس نے تبلیغ کا کام شعبہ تبلیغ مرکزیہ کے پروگرام کے مطابق کیا ہو۔

(۶) مجلس کے خدام نماز باجماعت اور شعائر اسلامی کے پابند ہوں۔

(۷) سالانہ اجتماع اور تربیتی کیمپ میں مجلس کی حاضری معینہ نسبت کے مطابق ہو

(۸) مجلس نے خدمتِ خلق کا کام شعبۂ خدمتِ خلق مرکزیہ کے پروگرام کے مطابق کیا ہو۔

(۹) مجلس میں مجلس اطفال قائم ہو اور وہ شعبہ اطفال مرکزیہ کے پروگرام کے مطابق کام کر رہی ہو۔

(۱۰) مجلس میں علم انعامی کے سال میں عام طور پر غیر معمولی بیداری پیدا ہوئی ہو۔ یا کوئی نمایاں کام کیا ہو

علم انعامی کے لئے مندرجہ بالا دس معیار مقرر کئے گئے ہیں ہر ایک معیار کے دس نمبر ہیں کل ۱۰۰ ہیں) اول آنے والی مجلس کے لئے ہر معیار میں کم از کم چالیس فیصدی اور مجموعی طور پر ساٹھ فیصدی نمبر حاصل کرنے ضروری ہوں گے۔ لیکن فوری طور پر چونکہ اس معیار پر پورا اترنا مشکل ہے۔ لہٰذا تین سال تک یہ سہولت رکھی جاتی ہے کہ ہر معیار میں ۳۳ فیصدی اور مجموعی طور پر پچاس فیصدی نمبر لینے ضروری ہوں گے۔

ہمارا بارھواں سالانہ اجتماع

سالانہ اجتماع کے دن قریب آ رہے ہیں۔ انشاء اللہ حسب سابق اس مرتبہ بھی ۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر کو منعقد ہوگا۔ . . . . مجالس اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ شوریٰ کے لئے تجویز جلد تر علیحدہ کاغذ پر مشورہ کے بعد ارسال فرمائیں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حبّ اٹھرا رجسٹرڈ اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۳/۱۲/۰ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

ہمارا پختہ عہد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"کم سے کم ... ہماری جماعت کے ہر بالغ فرد کو خواہ وہ عورت ہو یا مرد اس بات کا پختہ عہد کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ جلد سے جلد وصیت کر دے۔ کیونکہ وصیت کا سوال روپے کے لئے بھی ہمارے لئے ضروری ہے۔ اور اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ لوگ سمجھتے ہیں۔ قادیان کے چھٹ جانے اور بہشتی مقبرہ کے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے اب اس جماعت کا تعلق اخلاص مقبرہ سے اس قسم کا نہیں ہو سکتا۔ جس قسم کا پہلے تھا۔ ہم نے اپنے مخالف کو جواب دینا ہے۔ اور اسے بتانا ہے۔ کہ ہمارا ایمان ان چیزوں سے وابستہ نہیں۔ ہمارا ایمان خدا تعالیٰ کے وعدوں سے وابستہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے وعدوں کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ کسی خاص خطہ سے پورے ہوں"۔ (الفضل ۳۰ رجون ۱۹۴۸ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بعد ہمارا کوئی بالغ احمدی بغیر وصیت کے نہیں رہنا چاہیئے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

قابل توجہ سیکرٹریان مال

بعض سیکرٹری صاحبان لاپرواہی سے موصیوں کا چندہ بلا تفصیل بھیج دیتے ہیں۔ یا چندہ عام میں داخل کروا دیتے ہیں۔ جب ان کے پاس مرکز سے رسید تفصیل وار ملے۔ تو اس کی اچھی طرح پڑتال کر لینی چاہیئے۔ اگر کوئی غلطی ہو تو محاسب کو لکھ کر جلد از جلد اصلاح کرائی جائے۔ کیونکہ سال ختم ہونے کے بعد یہ رقوم تبدیل نہیں ہو سکتیں۔ اس طرح موصیوں کو نقصان ہوتا ہے۔ اور صیغہ ہذا کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ کیونکہ ایسی رقوم جن کی تفصیل نہ ملے۔ یا چندہ عام میں داخل ہو جائیں۔ پھر وہ سال کے ختم ہونے پر وصیت میں منتقل نہیں ہوتیں۔

بلا تفصیل کی رقوم کے متعلق ناظر صاحب بیت المال جوابی کارڈ کے ذریعہ سیکرٹری صاحب مال سے تفصیل مانگتے ہیں۔ اور پھر اخبار میں اعلان کرتے ہیں۔ جب کسی طرح بھی سیکرٹری صاحب مال جواب نہیں دیتے۔ تو وہ رقم چندہ عام میں داخل کر دی جاتی ہے۔ اس لئے ایسی رقوم کے متعلق جلد از جلد اصلاح کرائی جایا کرے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تاجر پیشہ احباب مطلع رہیں

کہ تجارت کے مال کی زکوٰۃ نہایت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ حیلہ بہانہ سے زکوٰۃ کو ٹال نہ دے۔ تقویٰ کے ساتھ اپنے موجودہ مال اور معلق مال پر نگاہ ڈالے۔ اور مناسب زکوٰۃ دے کر اللہ تعالیٰ کو خوش کرتا رہے۔ بعض لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی حیلے بہانے کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ تجارت کے مال کی زکوٰۃ کا حساب اس طرح کیا جاتا ہے۔ کہ جتنا جتنا روپیہ جتنے جتنے ماہ تک تجارت میں لگایا جائے۔ اتنے روپے اتنے مہینوں میں ضرب دے کر تمام حاصل ضربوں کو جمع کر لیا جاوے اور حاصل جمع کو بارہ پر تقسیم کر کے جو رقم نکلے اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیا جائے۔ مثلاً اڑھائی سو روپیہ شروع سال میں تجارت پر لگایا۔ جو آخر سال تک بارہ ماہ تک لگا رہا۔ دو ماہ کے بعد بیس روپیہ اور لگا دیا۔ جو آخر سال تک دس ماہ تجارت پر لگا رہا۔ اس کے بعد دو ماہ بعد پانچ سو روپیہ تجارت پر اور لگا۔ جو آخر سال تک آٹھ ماہ تجارت پر لگا رہا۔ سال ختم ہونے پر اس طرح حساب کیا جائے۔

اڑھائی سو روپے بارہ مہینے اور بیس روپے دس ماہ اور پانچ سو روپے آٹھ ماہ تک لگے رہے۔ اس لئے

رقم	میعاد	حاصل ضرب
۲۵۰ ×	۱۲ =	۳۰۰۰
۲۰ ×	۱۰ =	۲۰۰
۵۰۰ ×	۸ =	۴۰۰۰
		۷۲

تمام حاصل ضربوں کا حاصل جمع ۷۲۰۰ آیا۔ اس کو بارہ پر تقسیم کیا۔ تو $\frac{۷۲۰۰}{۱۲} = ۶۰۰$ آئے اب ۶۰۰ کا چالیسواں حصہ ۱۵ روپیہ زکوٰۃ نکلی۔ نئے سال شروع ہونے سے پہلے حساب کر لیا۔ اور زکوٰۃ ادا کر دی۔ اس کے بعد از سر نو جو رقم تجارت پر لگائی۔ وہ دوسرے سال کے حساب میں شمار ہو گی۔ خواہ یہ رقم سال گذشتہ کے منافع کی ہو۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

قابل توجہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سندھ

نظارت ہذا کو یہ معلوم کر کے افسوس ہوا ہے۔ کہ صوبہ سندھ کی جماعتیں اپنے پراونشل سیکرٹری تعلیم و تربیت کو باقاعدہ رپورٹیں نہیں دے رہیں۔ تھوڑی جماعتوں کی طرف سے رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ جماعتوں کے صدر صاحبان اس طرف توجہ کریں۔ اور متعلقہ سیکرٹریان کو ہدایت فرما دیں۔ کہ وہ ہر ماہ کی ۵ تاریخ تک رپورٹ پراونشل سیکرٹری مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب نصرت آباد اسٹیٹ۔ ڈاکخانہ فضل بھمبرو سندھ کو بھجوا دیا کریں۔ اگر وہ کام کرتے ہیں۔ تو رپورٹ بھجوانے میں کیا مشکل ہے۔ اور اگر کام نہیں کرتے۔ تو کام کریں اور رپورٹ ارسال فرما دیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواست دعا

یکم اگست کی شام کو میری ایک نہایت ہی پاک شکل پاک خصلت پوتی امۃ الحفیظ بنت پسرم عزیز عبدالقادر فوت ہو گئی ہے۔ عزیزہ کو اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسی غیر معمولی اعلیٰ استعدادیں بخشی ہوئی تھیں۔ کہ ہم اپنے گھر میں اسے اللہ تعالیٰ کی بہت اعلیٰ انعام اور برکت کا موجب سمجھتے تھے ایسی نعمت کے چھن جانے سے جو صدمہ ہو سکتا ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ اسلئے میں اپنے ہمدرد اور دعا گو بھائیوں سے ملتجی ہوں۔ کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس صدمے میں میرے کنبہ کا سہارا ہو۔ اور چھن جانے والی نعمت کے بدلے بہتر نعمت بخشے۔

مصباح الدین۔ مصباح منزل۔ چنیوٹ

جامعہ نصرت کالج ربوہ میں داخلہ گرمیوں کی تعطیلات کے بعد انشاء اللہ جامعہ نصرت ربوہ ۳ ستمبر کو کھلے گا۔ اور فرسٹ ایئر میں داخلہ دس دن تک جاری رہے گا۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنی بچیوں کو اپنے کالج میں داخل کرائیں۔ تاکہ وہ بری صحبتوں سے محفوظ رہ کر دینی اور دنیوی تعلیم حاصل کر سکیں۔ پراسپکٹس پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ کو لکھ کر منگوائے جا سکتے ہیں۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا بھی انتظام ہے (ڈائریکٹرس جامعہ نصرت کالج ربوہ۔ ضلع جھنگ

شباکن

ملیریا کی بہترین دوائی۔ کونین سے بھی زیادہ مفید اثر رکھنے والی دوا قیمت یکصد قرص ۱/۸/- روپیہ

شفائی

شباکن کے ساتھ اس کا استعمال پرانے ملیریا کو جڑ سے اکھاڑ دیتا ہے۔ نیز تلی اور جگر کی بھی اصلاح ہوتی ہے۔ قیمت پچاس گولیاں ۲/- روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق۔ ربوہ ضلع جھنگ

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے" (مسلم) یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتہ روانہ فرمایئے۔ ہم یہاں سے انکو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹائم اینڈ فیئر ٹیبل

پاکستان میں اپنی قسم کا سب سے زیادہ کثیر الاشاعت جریدہ ہے۔ اس میں اشتہار دینا سب سے اچھا تجارتی حل ہے۔

اس ٹائم ٹیبل کی اگلی اشاعت یکم اکتوبر ۵۲ء کو بازار میں آ جائے گی۔ اور عنقریب اسے طباعت کے لئے بھیجدیا جائے گا۔ اشتہار کے لئے اپنی جگہ یکم اگست ۵۲ء سے مخصوص کرا لیجئے۔ شرحیں معقول ہیں۔ مزید تفصیلات یہاں سے حاصل کیجئے۔

جنرل مینجر

کمرشل پبلسٹی نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور

تریاق اٹھرا: حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

ایران میں بھی فوجی انقلاب ہونیوالا ہے

لنڈن ۴ر اگست۔ غیر ملکی مبصرین کو اس بات سے تشویش لاحق ہو رہی ہے کہ ایران میں بھی فوجیوں کی طرف سے انقلاب برپا کرنے کا اندیشہ ہے۔ برطانیہ کے اخبارات نے ایران کے متزلزل سیاسی مستقبل کا جائزہ لیتے ہوئے لکھا ہے کہ سیاسی اور جمہوری دنیا کے درمیان موجودہ صورت حال میں ایران کی حالت تشویشناک ہے۔

ایران کی موجودہ اقتصادی حالت میں اشتراکی تودہ پارٹی کو اپنی پوزیشن کے متعلق زیادہ شبہ نہیں رہا۔ اسی طرح جس فوج کو شاہ کا وفادار تصور کیا جاتا تھا اس کی پوزیشن بھی متزلزل ہو چکی ہے۔ فوج کو شاہ کی حمایت سے مایوسی ہوئی ہے۔ اس کی صفوں میں تودہ پارٹی کے ارکان داخل ہو چکے ہیں اور ڈاکٹر مصدق اعلیٰ سطح پر اسے کمزور کر رہے ہیں۔ اور حالیہ واقعات کے بعد اس کا اثر بہت کم ہو چکا ہے۔ باور کیا جاتا ہے کہ فوج کے تذبذب کا باعث موجودہ اقتصادی بدحالی بھی ہے۔ "سنڈے ابزرور" کے وقائع نگار کا بیان ہے کہ آئندہ چند ماہ کے اندر فوجیوں کی تنخواہ کا فوری طور پر انتظام نہ کیا گیا تو انقلاب ہو کر رہے گا۔

یہ قیاس آرائی بھی کی جا رہی ہے کہ شاید مغربی طاقتیں صرف اس خیال سے ڈاکٹر مصدق کی مدد کرنے کو تیار ہو جائیں کہ ایران میں اشتراکی قبضے کی نسبت یہ طریقہ بہتر ہے۔ لیکن موجودہ پالیسی سے کوئی حتمی رائے قائم نہیں کی جا سکتی۔ (استار)

جنیوا کانفرنس میں چودھری محمد ظفر اللہ خاں
پاکستان کی نمائندگی کریں گے

کراچی ۴ر اگست۔ عام طور پر معتبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر گراہم نے وزارتی سطح پر جو سہ طرفہ کانفرنس بلائی ہے۔ وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں اس میں پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔

یہ کانفرنس ۲۵ر اگست سے جنیوا میں شروع ہو رہی ہے توقع ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں اس مہینے کے آخری ہفتے میں جنیوا روانہ ہو جائیں گے وزارت امور کشمیر کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر محمد ایوب بھی جنیوا جائیں گے۔ انہوں نے نیویارک میں حالیہ کشمیر کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی کی تھی۔

جنیوا کانفرنس محدود عرصے تک جاری رہے گی اور اس میں فوجوں کے انخلاء کے بارے میں پیدا شدہ تعطل سے متعلق بعض ٹھوس تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

—زیورچ ۴ر اگست۔ سوئٹزرلینڈ کی الپائن ریسرچ فاؤنڈیشن نے کل رات اعلان کیا کہ وہ اس سال اکتوبر یا نومبر میں دنیا کی بلند ترین چوٹی "ماؤنٹ ایورسٹ" پر ایک مہم بھیجیں گے۔

سابق شاہ مصر کے مجرموں کو عام معافی دیدی گئی

قاہرہ ۴ر اگست۔ مصری کابینہ نے ان لوگوں کو عام معافی دیدی ہے جو سابق شاہ فاروق کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لینے کے الزامات میں قید ہیں اس کے ساتھ پارلیمنٹ کی رکنیت سے محروم کرنے اور دوسری قسم کے احکام بھی منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔

وزیر اعظم علی ماہر پاشا نے شیر خوار فواد دوم کی جگہ حکمرانی کے فرائض انجام دینے کے لئے تین آدمیوں کی ریجنسی کونسل کا اعلان کر دیا ہے سابق شاہ کے چچا زاد بھائی محمد عبد المنعم آزاد خیال مدبر اور سابق وزیر تعلیم محمد بہاء الدین برکات اور موجودہ وزیر مواصلات کرنل رشید مہنا کونسل کے ممبر نامزد کئے گئے۔

یہ عارضی کونسل پارلیمنٹ کے نئے انتخابات تک کام کرے گی۔ نئی پارلیمنٹ مستقل ریجنسی کونسل نامزد کرے گی۔

شاہ ایران کی طرف سے دستبرداری کی پیشکش
لنڈن کے ایک اخبار کی اطلاع

لنڈن ۴ر اگست: "ایمپائر نیوز" میں ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ شاہ ایران نے تخت سے دستبردار ہونے کی پیشکش کی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ شاہ نے اچانک ڈاکٹر مصدق کو طلب کر کے کہا تھا کہ اگر آپ مجھے پسند نہیں کرتے تو میں تخت سے دستبردار ہونے کو تیار ہوں۔

وزیر اعظم ششدر رہ گئے۔ اور پھر رو پڑے۔ اور شاہ کو اپنی وفاداری کا یقین دلایا۔ اور کہا کہ مجھے ابھی تک وہ وقت نہیں بھولا جب شاہ نے اپنے والد کے دور حکومت میں ڈاکٹر مصدق کی جان بچائی تھی۔ اور انہیں قید سے رہا کرایا تھا ——— بیان کیا جاتا ہے کہ اس ملاقات کے بعد شاہ مطمئن ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے فی الحال دستبرداری کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔ (استار)

مصر میں اخوان المسلمین قبولیت حاصل کر رہی ہے

لنڈن ۴ر اگست: قاہرہ کی انجمن اخوان المسلمین کا نہایت قریب سے جائزہ لیا جا رہا ہے اس جماعت کو مصری کارکنوں اور کسانوں میں رسوخ حاصل ہے یہ جماعت بڑی سرعت کے ساتھ مقبول ترین سیاسی گروہ بنتی جا رہی ہے۔ ایک باخبر نامہ نگار کا بیان ہے کہ مصر کے حالیہ انقلاب کو ہوا دینے والے بھی ایسی جماعت کے رکن تھے۔ جنرل النجیب کی طرف سے تمام جماعتوں کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے پروگرام پیش کریں۔ اس پر اخوان المسلمین کی طرف سے منشور جاری کیا گیا ہے جس میں بعینہ وہی پروگرام پیش کیا گیا ہے۔ کہ "اسلامی اصولوں" پر ایک نیا دستور مرتب کیا جائے جس کا مطلب یہ اخذ کیا جا رہا ہے۔ کہ بادشاہت کا خاتمہ کر دیا جائے۔ عوام کے اخلاقی معیار کو بلند کیا جائے۔ کابینہ کے تمام سابق وزراء کے خلاف مقدمات چلائے جائیں۔ اور ان لوگوں کے خلاف بھی قانونی کارروائی کی جائے۔ جنہوں نے سابق شاہ فاروق کی سیاہ کاریوں پر پردہ ڈال رکھا تھا۔ (استار)

سابق شاہ فاروق پر حملے کا اندیشہ

لنڈن ۴ر اگست: ایک اطلاع ہے۔ کہ سابق شاہ فاروق کی زندگی پر حملے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے اطالوی پولیس کو خاص طور پر خبردار کر دیا گیا ہے پولیس کے انسپکٹر جنرل کا بیان ہے۔ کہ سابق شاہ فاروق اور ننھے شاہ فواد ثانی کی حفاظت کے خاص انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ یہاں مصر کے کچھ اشتراکی طالب علم رہتے ہیں۔ جن کی طرف سے خاص طور پر خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ ایک اور اطلاع ہے۔ کہ تین مصری خاص طور پر فاروق کو قتل کرنے کے لئے اٹلی میں آئے ہوئے ہیں۔ پولیس اور سفید کپڑوں والے پہریدار اس ہوٹل کو گھیرے میں لئے ہوئے ہیں۔ جہاں یہ شاہی خاندان مقیم ہے۔ (استار)

ریڈیو ماہرین کی عالمی کانفرنس

بمبئی ۴ر اگست: اس ماہ کے دوسرے اور تیسرے ہفتے کے دوران میں سڈنی کے مقام پر بین الاقوامی سائنٹفک ریڈیو یونین کی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس کے انعقاد کا انتظام آسٹریلیا کی سائنٹفک اور صنعتی ریسرچ کونسل کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔ کانفرنس کی صدارت یونین کے صدر کریں گے۔ کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے دنیا بھر سے تقریباً ۱۵۰ مندوبین آ رہے ہیں۔ (استار)

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است ✻ خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است
میرے جان و دل محمدؐ کے جمال پر فدا ہیں۔ اور میری خاک آل محمدؐ کے کوچہ پر قربان ہے

دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش ✻ در ہر مکاں ندائے جمال محمدؐ است
میں نے دل کی آنکھوں سے دیکھا اور عقل کے کانوں سے سنا۔ ہر جگہ محمدؐ کے حسن کا شہرہ ہے

(درثمین فارسی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مسٹر چرچل پر ایوان کی تحقیر کرنیکا الزام

لنڈن ۴ر اگست: حزب مخالف کے ڈپٹی لیڈر مسٹر ہربرٹ موریسن نے مسٹر چرچل پر الزام لگایا ہے۔ کہ انہوں نے پچھلے ہفتوں میں اقتصادی صورت حال پر بحث کے دوران میں ایوان عام کی تحقیر کی۔

انہوں نے کہا۔ مسٹر چرچل کی تقریر اسلحہ بندی کے اخراجات کے بارے میں بالکل مبہم تھی۔ جب ان سے مزید وضاحت کی درخواست کی گئی۔ تو وہ بگڑ گئے۔ اس کے علاوہ حسب سابق جائز سوالوں کا جواب دینے سے بھی احتراز کرتے رہے۔ بدقسمتی سے ایوان کی تحقیر کرنا ان کی ذہنیت میں داخل ہو چکا ہے۔

میکاؤ میں ابھی کشیدگی بہت زیادہ ہے

لنڈن ۴ر اگست: میکاؤ کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں ابھی کشیدگی بہت زیادہ ہے۔ اور چینی اشتراکیوں کے ساتھ ایک جھڑپ کے بعد سرحد بند کر دی گئی ہے۔ چینی فوجی دستے سرحد کے قریب بلند مقامات پر جمع ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ان میں کوریا کے تجربہ کار فوجی بھی شامل ہیں اس صورت حال کے باعث ہانگ کانگ میں بھی کسی قدر تشویش لاحق ہو گئی ہے (استار)